کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین سوالات ذیل میں کہ

(۱) یہ کہ مشہور بنام اسلامی اسکالر ڈاکٹر ذاکر نائک نے اپنے خطاب میں یہ جملہ کہا کہ ''حضور مر چکے ہیں ان سے مانگنا حرام اور شرک ہے جب ان سے مانگنا حرام ہے تو ان چھوٹے چھوٹے باباؤں (ولیوں) سنتوں کی کیا حیثیت ہے'' ملخصا۔ اسی دوران یہ بھی کہا کہ محمد رسول اللہ کو ماننا بھی حرام ہے۔

(۲) یہ کہ ڈاکٹر ذاکر نائک نے یہ بھی کہا کہ قرآن میں لفظ شفا ۲۵ / بار آیا ہے شفا کا مطلب وسیلہ اور آج کی تاریخ میں حضور کو بھی وسیلہ بنانا حرام ہے البتہ جب میدان محشر میں اللہ تعالیٰ انہیں اختیار دیں گے۔ تب شفاعت کریں گے۔

(۳) یہ کہ ایک کلچرل ہے کہ ہمارے باپ دادا بھی ہندور ہے ہوں گے وہ مندر میں جاتے تھے اور ہم مزار پہ جارہے ہیں لیکن مزار پہ جانا حرام ہے وہ مر گئے ہیں ہم ان کے لئے تو دعا کر سکتے ہیں کہ اے اللہ انہیں جنت دیدے رحمت دیدے وغیرہ وغیرہ لیکن ہم ان سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہمارے لئے دعا کر دیں کہ ہمارا یہ کام ہو جائے وہ کام ہو جائے۔

(۴) یہ کہ ڈاکٹر ذاکر نائک کا یہ کہنا یزید امیر المومنین تھے حق پر تھے اور یزید کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ور رحمۃ اللہ علیہ بھی کہنا۔ اور یہ کہ معرکۂ کربلا کو سیاست واقتدار کی جنگ قرار دینا کس حد تک درست ہے۔

(۵) یہ کہ دیوبند کے علماء اربعہ مکفرہ مشہورہ کو مسلمان جانتا ہے اور ان کے نام کو تعظیم وتوقیر سے لیتا ہے۔ لہٰذا حضور والا سے گذارش یہ ہے کہ سوالات مذکورہ خمسہ کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں براہ کرم مرحمت فرمائیں۔ بینوا وتوجروا

المستفتی
عبدالقادر حسینی
صدر: انجمن تحفظ شریعت لکھنؤ

۷۸۶ / **الجواب** اللھم ھدایۃ الحق والصواب :— (۱) تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام خصوصاً حضور سید عالم ﷺ حیات حقیقی، جسمانی ودنیاوی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، سنتے دیکھتے، جانتے ہیں۔ سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ مانگنے والوں کو عطا کرتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں حدیث میں ہے (۱) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق" حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیتے جاتے ہیں (ابن ماجہ) (۲) عن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء" حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے'' (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی وغیرہا) (۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: کہ انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں (خصائص) علامہ علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں "الانبیاء فی قبورھم احیاء" انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور آگے تحریر فرماتے ہیں انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق ویستمد منہ المدد المطلق" بے شک حضور باحیات ہیں۔ انہیں روزی

حیات دنیاوی'' خدائے تعالیٰ کے نبی دنیاوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔اور آگے تحریر فرماتے ہیں''حیاتِ انبیاء متفق علیہ است ہیچ کس رادروے خلافے نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی نہ حیات معنوی روحانی چنانکہ شہدارااست'' انبیائے کرام کی حیات متفق علیہ ہے کسی کواس میں اختلاف نہیں انکی زندگی جسمانی حقیقی دنیاوی ہے شہیدوں کی طرح صرف معنوی اورروحانی نہیں (اشعۃ اللمعات) علامہ خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:الانبیاء علیهم السلام احیاء فی قبورهم حیاة حقیقة" انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں (نسیم الریاض) علامہ شرنبلالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:ومما هو مقرر عند المحققين انه صلى الله عليه وسلم يرزق ممتع بجميع الملاذ والعبادات غير انه حجب عن ابصار القاصرين عن شريف المقامات" یہ بات محققین کے نزدیک ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں آپ کورزق پیش کیا جاتا ہےاور آپ تمام خواہشات وعبادات سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن جوان بلند مقامات تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہیں انکی نگاہوں سے آپ پوشیدہ ہیں (نورالایضاح) اس کے حاشیہ میں نانک جی کے گروہ کے مولوی محمداعزازعلی دیوبندی رقم طراز ہیں''قوله (حجب) فمثله ﷺ بعد وفاته كمثل شمع فی حجرة اغلق بابها فهو مستور عمن هو خارج الحجرة ولكن نوره كما كان بل ازيد ولهذا حرم نكاح ازواجه بعده صلى الله عليه وسلم ولم يجر احكام الميراث فيما تركه لانهما من احكام الموت۔ (حاشیه نور الایضاح) احادیث مبارکہ اوراقوال ائمہ سے واضح ہوگیا کہ انبیائے کرام خصوصاً حضور سید عالم ﷺ اپنی قبروں میں دنیاوی حقیقی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور یہی عقیدہ حق ہے اس کا خلاف باطل ومردود ہے لہٰذا ذاکر نانک کا قول ''حضور مرچکے ہیں'' باطل ومردود ہے اور خلافِ سلف وخلف ہے۔ہاں یہ بولی اسماعیل دہلوی کی ہے۔

اپنے اس مردود قول کی رو سے ذاکر نانک اور اس کے ہم نواؤں کو اپنا کلمہ بھی بدل لینا چاہئے کلمۂ توحید میں ''محمد رسول اللہ'' ہے یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جب انکی رسالت باقی ہے تو یقیناً بلاشبہ انکی ذات باقی وموجود ہے کیونکہ رسالت صفت ہے اور صفت کا وجود بغیر موصوف محال ہے۔"لان الصفات لا توجد بدون الموصوف"

رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا تو قرآن مجید میں ہے'' واما السائل فلا تنهر ''اور منگتا کو نہ جھڑ کو حاشية الصاوی علی الجلالین میں ہے" ووجدك عائلا فاغنى والمعنى اغن عبادی واعطهم كما اغنيتك و اعطيتك "اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کردیا اور مطلب یہ ہے کہ اے محبوب میرے بندوں کو غنی کیجئے اور انکو عطا کیجئے جیسا میں نے تم کو غنی کیا اور عطا کیا۔اگر رسول اکرم ﷺ سے مانگنا حرام وشرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس کا حکم نہ فرماتا۔لہٰذا نبی اکرم ﷺ سے مانگنا ہرگز حرام وشرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے اور اس کا یہ کہنا کہ ''محمد رسول اللہ کو ماننا حرام ہے'' کفر ہے اور قائل ذاکر نانک کافر ہے اور یہ بولی بھی اسماعیل دہلوی کی ہے اس نے لکھا ہے ''اللہ کو مان اور کسی کو نہ مان''

(۴) الوسيلة هي ماتقرب به الى الغير جس کے ذریعہ کسی سے قرب حاصل کیا جائے اس کو وسیلہ کہتے ہیں (تعریفات) صحابۂ کرام بلکہ خود سید عالم ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ مقربین خدا کو وسیلہ بنانا جائز ہے حدیث میں ہے عن عثمان بن حنيف رضى الله عنه ان رجلا ضرير البصر اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله ان يعافينى فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خيرلك قال فادعه قال فامره ان يتوضا فيحسن وضوئه ويصلے ركعتين ويد عو بهذا الدعاء اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد ﷺ نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه فتقضيها اللهم شفعه فی۔ ففعل الرجل فقام و قد ابصر " حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کر دے حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور چاہو تو صبر کرلو کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا کہ دعا فرمائیں۔ حضور نے انہیں حکم دیا کہ اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور یہ دعا کرو اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف محمد ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں اس حاجت میں تو اے اللہ اسے پوری فرمادے اور میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما تو وہ صحابی جب آپ کے حکم کے مطابق کر کے کھڑے ہوئے تو آنکھ والے ہوگئے تھے۔ (ترمذی، خصائص) اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ حضور سید عالم ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجھے اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز اور باعثِ قبولیت دعا ہے اگر حرام ہوتا تو حضور ﷺ اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کیلئے ان نابینا صحابی کو ہرگز حکم نہ فرماتے۔

اور منصب شفاعت حضور شفیع المذنبین ﷺ کو عطا فرمادیا گیا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن انہیں اختیار ملے گا تب شفاعت فرمائیں گے حضور ﷺ فرماتے ہیں "اعطیت الشفاعة" اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا "واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات" اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ تفسیر خازن میں ہے "واستغفر لذ نبك ای لذنوب اهل بيتك وللمؤمنين والمؤمنات يعنی من غير اهل بيته وهذا اكرام من الله عزوجل لهذه الامة حيث امر نبيه صلی الله عليه وسلم ان يستغفر لذنوبهم والشفيع المجاب فيهم "شرح عقائد میں ہے "والشفاعة ثابتة للرسل والاخيار "مرتبۂ شفاعت حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جب چاہیں، جس کیلئے چاہیں شفاعت فرمائیں۔ ہاں قیامت کے دن شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے جب تک حضور ﷺ باب شفاعت وانہیں فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں وہ حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور مخلوقات میں سے صرف حضور ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور شفیع ہوں گے، بیشمار احادیث میں شفاعت کا صراحۃً ثبوت ہے "شفاعتی لاهل الكبائر من امتی "میری امت کے بڑے گنہگاروں کیلئے میری شفاعت ہے۔ ہم گنہگاروں کیلئے انکی شفاعت ہے منکر کیلئے نہیں دوسری حدیث میں اس کا صراحۃً ذکر ہے۔ "شفاعتی يوم القيامة حق فمن لم يومن بها لم يكن من اهلها "قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے جو اس کو نہ مانے اس کا اہل نہیں ہوگا۔

(۳) مزارات صالحین وقبور مسلمین پر جانا جائز وسنت نبی خیر الانام ہے حدیث میں ہے "عن عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان رسول الله ﷺ كلما كان ليلتها من رسول الله ﷺ يخرج من آخر الليل الی البقيع "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس رات رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں قیام فرماتے تو رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر بقیع (مدینہ کا قبرستان) میں تشریف لے جاتے۔ (مسلم، مشکوۃ) عن محمد بن نعمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من زار قبر ابويه او احدهما فی كل جمعة غفرله وكتب برا" ان احادیث سے ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے نزدیک قبروں کی زیارت جائز ہے بلکہ جو شخص ہر جمعہ کو والدین کی قبروں کی زیارت کرے اس کیلئے مژدۂ مغفرت ہے۔ اگر مزارات پر جانا حرام ہوتا تو نبی کریم ﷺ بقیع شریف تشریف نہ لے جایا کرتے اور نہ ہی قبور والدین پر ہر جمعہ کو جانیوالے بچوں کو مژدۂ مغفرت عطا فرماتے۔

اور اہل مزار کے متعلق نانک جی کا یہ کہنا کہ "ہم ان سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہمارے لئے دعا کردیں کہ ہمارا یہ کام ہوجائے وہ کام ہوجائے" تو لیجئے نانک جی کے ہم مذہب سید احمد رائے بریلوی کے بھانجے و مرید وخلیفہ سید محمد علی جو شیخ نجدی کے گروہ کے آدمی تھے ان کے اقوال تو شیخ نجدی کے اتباع اور ڈاکٹر نانک بر حجت ہونگے وہ لکھتے ہیں: در س منزل قریب نصف شب بوادی سرف کہ مزار فائض

طعام نخوردہ بودیم چوں از خواب آں وقت بیدار شوم از غایت گرسنگی طاقتم طاق وبدر دویم در محاق بود بمطلب نان پیش حرکس دویدم وبمطلب نرسیدم بناچار برائے زیارت در حجرہ مقدسہ رفتم وپیش تربت شریفہ گدایانہ ندا کردہ گفتم کہ ای جدہ امجدہ من مہمان شما ہستم چیزے خوردنی. عنایت فرماو مرا محروم از الطاف کریمانہ نور منمار نگاہ سلام کردم وفاتحہ اخلاص خواندہ ثوابش بروح پرفتوحش فرستادم انگاہ نشستہ سر بہ قبرش نہادہ بودم از رزاق مطلق ودانائے برحق دو خوشہ انگور تازہ بدستم افتادہ طرفہ تر آنکہ آں ایام سرما بود وہیچ جا انگور تازہ میسر نبود بحیرت افتادم ویکے ازاں ہر دو خوشہ ہموں جا نشستہ تناول نمودہ از حجرہ بیروں شدم ویک یک از ہر یک را تقسیم کردم (مخزن احمدی) آدھی رات کے قریب ہم وادی سرف میں پہنچے جہاں ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزار فائض الانوار ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے شوہر یعنی نبی اکرم ﷺ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ اتفاقا اس دن ہمارے پاس کھانے پینے کیلئے کچھ بھی نہ تھا جب میں سوکر اٹھا تو سخت بھوک لگی ہوئی تھی میری طاقت میں اضمحلال آ گیا تھا اور چہرہ کملا گیا تھا۔ روٹی مانگنے کیلئے میں ہر کسی کے پاس گیا لیکن مطلب کو نہ پہنچا آخر بے بس ہو کر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی زیارت کیلئے گیا اور باندا ز فقیرانہ صدا لگائی اور عرض گذار ہوا اے میری دادی جان میں آپ کا مہمان ہوں کوئی چیز کھانے کی عنایت فرمائیں اور اپنے در اور لطف وکرم سے محروم نہ فرمائیں۔ پھر میں نے سلام عرض کیا اور فاتحہ پڑھ کر انکی روح مبارک کو ثواب پہنچایا اور آپ کی قبر انور پر سر رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو رازق مطلق ہے اور ہمارے احوال سے واقف ہے اسکی طرف سے مجھ کو انگور کے دو تازہ خوشے ملے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ ایام سرما تھے ان دنوں وہاں انگور کا ایک دانہ بھی نہیں ملتا تھا ان خوشوں میں سے کچھ میں نے وہیں کھائے اور باقی حجرہ سے باہر آ کر ایک ایک دانہ ہر ایک کو تقسیم کر دیا۔

غور کریں نائک جی! ان کا کہنا ہے کہ مزار پر جانا حرام اور ہم ان سے نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہمارے لئے دعا کر دیں کہ ہمارا یہ کام ہو جائے وہ کام ہو جائے" جبکہ ان کے گروہ کے پیر ہر طرف سے مایوس ہو گئے اور پیٹ بھرنے کو روٹی کہیں سے نہ ملی تو حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کھانا مانگ رہے ہیں اور بے موسم انگور پا کر پیٹ بھر رہے ہیں۔

(۴) حدیث میں ہے "قال رسول اللہ ﷺ اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیة یقال له یزید "رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری سنت کو سب سے پہلے بدلنے والا بنی امیہ کا ایک شخص یزید ہوگا (تاریخ الخلفاء) قال نوفل بن ابی الفرات کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل یزید فقال قال امیر المؤمنین یزید بن معاویة فقال تقول امیر المؤمنین؟ وامر به فضرب عشرین سوطا۔ نوفل بن ابی فرات کہتے ہیں کہ میں ایک روز اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ یزید کا ذکر آ گیا ایک شخص نے یزید کو امیر المؤمنین یزید بن معاویہ کہا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے جلال میں کہا تو اسے امیر المؤمنین کہتا ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے اس شخص کو ۲۰ کوڑے لگائے جائیں تو اس کو ۲۰ کوڑے لگائے گئے۔ شرح عقائد کی شرح نبراس میں ہے:"وسبه (معاوية) رجل عند خليفة الراشد عمر بن عبد العزيز فجلده وقال اخر امير المؤمنين يزيد فجلده "ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے برا بھلا کہا تو آپ نے اس کو کوڑے لگوائے اور دوسرے شخص نے یزید کو امیر المؤمنین کہا تو اس کے بھی کوڑے لگوائے۔

دھیان رہے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ خاندانِ امیہ کے ایک فرد تھے ان کے فضل وکمال، تقویٰ وطہارت کے بارے میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ان کو خلفائے راشدین میں شامل کیا جاتا ہے اور وہ پہلے مجدد تھے انہوں نے یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کو کوڑے لگوائے اس واقعہ سے نائک جی سبق حاصل کریں اگر ان کے زمانے میں نائک جی ہوتے تو انکو بھی کوڑے کھانے پڑتے۔ یزید پلید

ظالم اور جری علی الکبائر تھا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اس کو کافر کہا اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے یزید پلید کیلئے سکوت اختیار کیا نہ کافر کہا نہ مسلمان۔ لیکن اسکے فسق و فجور، ظلم و زیادتی پر سب کا اتفاق ہے اور اس کے فسق و فجور سے انکار اور اسکی حقانیت کا اقرار اور امام مظلوم پر الزام اہل سنت کے خلاف ہے۔ یزید پلید کو برحق اور اس کے پلید نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ'' نہیں لگائے گا مگر ناصبی اہلبیت رسالت کا دشمن۔

"رضی اللہ عنہ" کا استعمال ان کے لئے ہے جن کے دلوں میں خشیۂ الٰہی ہو کما قال تعالیٰ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلك لمن خشی ربہ" اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اس کیلئے ہے جو اس سے ڈرے۔ لہٰذا یہ مبارک جملہ متقین کیلئے ہے نہ کہ یزید پلید جیسے فاسق و فاجر اور خبیث و مردود کیلئے۔ جس نے ظلم کی حد کر دی۔ حرمین طیبین و خود خانہ کعبہ و روضۂ مبارکہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد نبوی شریف میں گھوڑے باندھے، ان کی لید و پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن تک مسجد نبوی شریف میں اذان و نماز نہ ہوئی۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ و حجاز مقدس میں ہزاروں صحابۂ کرام و تابعین عظام بے گناہ شہید کیئے۔ خانۂ کعبہ پر پتھر پھینکے۔ غلاف شریف پھاڑا، جلایا۔ مدینہ منورہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر کیلئے حلال کر دیں۔ رسول کریم ﷺ کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ہی ذبح کیا۔ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے۔ سر انور بوسہ گاہ نبی ﷺ کاٹ کر نیزے پر چڑھایا۔ حرم محترم قید کی گئیں اور ان کو بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لایا گیا اس سے بڑھ کر ظلم و زیادتی اور کیا ہوگی۔

یہ باتیں جو اوپر مذکور ہیں ان میں اکثر کا ارتکاب ضرور کفر ہے اور امام احمد ابن حنبل کا اسے کافر کہنا اس پر محمول ہے کہ ان کے نزدیک اس کا کفر پایۂ ثبوت کو پہنچا۔ نائک جو طائفۂ وہابیہ کا ایک فرد ہے اور وہابی اپنے آپ کو حنبلی کہتے اور امام احمد کے معتقد بنتے ہیں اس کو اپنے طائفہ کے حنبلی ہونے کے اس دعوے کی لاج تو رکھنا چاہئے تھی اور اگر دیوبندی ہے تو دیوبندی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں افسوس کہ نائک نے کسی کا بھرم نہ رکھا نہ نام کا حنبلی ہوا نہ دیوبندیوں کی طرح نام کا حنفی۔

لہٰذا ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو ملعون اور فسق و فجور نہ جانے اور اس کو حق پر مانے اور اسکے پلید نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھے اور کہے۔ معرکۂ کربلا سیاست و اقتدار کی جنگ نہیں بلکہ حق و باطل کا ہی معرکہ تھا۔

(۵) دیوبند کے علمائے اربعہ قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی بلا شک و شبہ اپنے اقوال کفریہ، ضالہ کے سبب یقیناً کافر و مرتد ہیں۔ جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے اور ان کا نام تعظیم و توقیر سے لے تو وہ انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے علمائے حرمین شریفین نے ایسوں کیلئے متفقہ طور پر فرمایا ''من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر'' ھذا من عندی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

کتبہ
محمد افضال رضوی
مرکزی دار الافتاء، ۸۲، سوداگران بریلی شریف
۱۹؍ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ / ۱۹؍ نومبر ۲۰۰۸ء